Majallah-yi Talim o Tahqiq

مجلہ تعلیم و تحقیق

Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem,
Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363

Issue 1, Vol 6 ,January-March,2024

شمارہ ۱، جلد ۶، جنوری—مارچ، ۲۰۲۴

فلٹریشن کے بعد پانی کے استعمال کا شرعی حکم

Shariah Ruling on Drinking and Using Filtered Water

عاشق حسین[1]

Keywords:
Filtered Water, Shariah Ruling, Drinking, Using of Filtered Water,

Abstract:
The industrial revolution transformed society, relying more on machines. However, it also resulted in pollution and climate change, making water contamination and scarcity, Consequently, novel methods for purifying water have been devised. However, these advancements introduce concerns, particularly regarding the consumption and daily application of filtered water.
This paper examines Islamic teachings regarding the utilization of filtered water for drinking, bathing, and washing. We attempt to provide *Shariah* advise on the use of purified water in line with Islamic principles through a brief assessment.

1۔ متخصص فی الفقہ والافتاء۔

تعارف

انسان کو نت نئے مسائل کا سامنا ہمیشہ سے رہا ہے۔ عصر حاضر میں صنعتی انقلاب نے انسان کی زندگی پر گہرے اثرات چھوڑے ہیں، جس کے نتیجہ میں انسان مشین سے کئی طرح کے کام لینے لگا ہے اور وہ کچھ کرنے لگا ہے، جو انسان کے لیے باعث حیرت ہے۔ ماحولیاتی آلودگی سے آلودہ پانی کی صفائی کے کئی طریقے ایجاد ہو چکے ہیں، جس کے نتیجے میں سیوریج واٹر بھی قابل استعمال بنایا جارہا ہے۔ فضائی اسفار، بلند سے بلند تر پرواز اور فضائی تحقیق کی جستجو اور ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں کی تلاش، کوہ پیمائی، سحر انوردی اور سمندر کی گہرائیوں میں مقصود متلاشا وغیرہ۔ ایسے میں نت نئے مسائل کا پیش آنا بدیہی بات ہے انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ فلٹریشن کا بھی ہے۔ مقالہ ہذا کے اندر اسی موضوع کے شرعی احکام کا جائزہ لیا جائے گا۔

اللہ نے اس زمین اور اس سے متصل تمام چیزوں کو بغیر کسی نقص کے پیدا کیا ہے۔ ایسا متوازن نظام بنایا ہے، جس میں کوئی خلل نہیں ہے۔ انسانی زندگی اور تمام جانداروں کی حیات کے لئے نہایت مناسب اور صاف ستھرا ماحول فراہم کیا ہے اور ہر چیز کو احسن طریقہ سے بنایا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''الذی احسن کل شیءٍ خلقه'' [2] جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی. ایک اور جگہ فرمایا: '' صنع الله الذی اتقن کل شیءٍ'' [3] یہ اللہ کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ اس نے ہر چیز حکمت کے ساتھ بنائی ہے۔ پانی اس زمین پر زندگی کی بنیاد ہے۔ معیار زندگی کا براہ راست پانی کے معیار سے تعلق ہے۔ اچھے معیار کا پانی انسانی اور ماحولیاتی بقا کا ضامن ہے۔ جبکہ آلودہ پانی انسان اور ماحول پر برے اثرات مرتب کرتا ہے۔ گذشتہ پچاس سالوں سے انسانی سرگرمیوں کی نیتجے میں پانی تیزی سے آلودہ ہوتا جارہا ہے، روزانہ کی بنیاد پر دو ملین ٹن گندہ پانی صاف پانی میں شامل ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ ترقی پذیر ممالک میں بہت زیادہ ہے۔ جہاں نوے فیصد گندہ پانی اور سترہ فیصد غیر تطہیر شدہ صنعتی پانی سطح زمین کے اوپر پائے جانے والے پانیوں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ آلودہ پانی سے ہونے والی بیماریاں دنیا بھر میں ہر سال تقریباً 1.5 ملین بچوں کی موت کا سبب بنتی ہیں [4]۔

پانی کی آلودگی

قدرتی طور پر یا انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے اجزائے ترکیبی میں جو مختلف تبدیلیاں واقع ہو، جس سے پینے کا پانی ناقابل استعمال ہو جاتا ہے۔ ایسے پانی کو آلودہ پانی کہا جاتا ہے۔

آلودہ پانی کے خطرناک اثرات

جب پانی مختلف ذرائع سے آلودہ ہو جاتا ہے، تو اس کے برے اثرات تمام جاندار حیات پر ہوتے ہیں۔ آلودہ پانی کے اثرات مندرجہ ذیل ہے:

---

[2] ۔القرآن 7:32

[3] ۔القرآن 88:27

[4], Sana zia, *Water Filteration: Impacts and Aspects*, Journal of Islamic & religious studies, July –Dec 2018,23-24

1. سیوریج کے پانی سے متعدی امراض پھیلتی ہیں، جس سے حیوانات بیماریاں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بڑھتی ہوئی آلودگی کی وجہ یہ مسئلہ ترقی پذیر ممالک کے لئے ایک گھمبیر صورت حال اختیار کر چکا ہے۔
2. مختلف کیڑے مکوڑوں وحشرات کو ختم کرنے کے لیے جو کیمیکل مواد، زہر اور ادویات استعمال کی جاتی ہیں، اس سے بھی ماحول میں آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔
3. کوئلہ کے پلانٹس میں کیمیکل استعمال ہوتا ہے، جس میں مختلف اقسام کے اجزا شامل ہوتے ہیں، جو بیکٹریا کے ساتھ مل کر آبی جانوروں تک پہنچتا ہے۔ یہ سخت نقصان دہ مواد ہے، جو مچھلیاں کے پیٹ سے سمندر میں آلودگی پھلتی ہے [5]۔
4. آلودہ پانی میں کوئی بھی کھیل اس کے لیے باعث نقصان بن سکتی ہے، کیونکہ ان تالابوں کا پانی آلودہ ہوتی ہے۔

فلٹریشن کی ضرورت واہمیت

اس زمین پر پانی زندگی کی بنیاد ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" [6] زندگی کے معیار کا تعین پانی کے معیار پر ہے، معیاری پانی، معیاری زندگی کا ضامن ہے۔ آلودہ پانی صرف انسانی صحت ہی کو متاثر نہیں کرتا بلکہ اس سے ماحول بھی متاثر ہوتا ہے۔ اور ناپاک پانی سے روحانی توانائیاں مضمحل ہو جاتی ہیں۔

پانی کی تحلیل وتطہیر

ابتدائی تحلیل

سیورج میں ابتدائی طور پر ٹھوس مواد الگ کیا جاتا ہے، تاکہ پلانٹ میں بہاو کے دوران رکاوٹ نہ ہو۔ اس کے بعد پانی کی تحلیل کا اگلا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔

بنیادی تحلیل: سخت اور باریک ٹھوس اجزاء کو طبعی وکیمیائی عمل کے بعد اس کو تبخیر کے مراحل سے گزارا جاتا ہے۔

ثانوی تحلیل: پانی میں پائے جانے والے ان خاص اجزاء کی تحلیل کے لئے یہ عمل بروئے کار لایا جاتا ہے۔

اضافی ٹھوس اشیاء، دیگر نامیاتی چیزیں، بھاری بھر کم دھاتیں اور ٹھوس اشیاء کو الگ کے لئے انفرادی مراحل سے گزرنا ضروری ہے۔

پانی کی اقسام

فقہاء کرام نے پانی کی مختلف قسمیں بیان کی ہیں اور ان کے احکامات کا ذکر کیا ہے:

ماء مطلق: اس سے مراد وہ پانی ہوتا ہے جو بارش کا ہو، یا کنوئیں کا یا نہر وچشمے کا ہو، یہ پانی خود بھی پاک ہوتا ہے اور دوسری اشیاء کو بھی پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس پانی سے وضو وغسل کرنا، ناپاک کپڑوں کو دھونا اور برتن وغیر دھونا سب جائز ہے۔

---

[5]۔ شئیر امریکہ، کوئلے کا استعمال ترک کرنے والے ممالک، تاریخ رسائی: 23 دسمبر 2023، https://share.america.gov/

[6]۔ القرآن 30:21

ماء مستعمل: "اس سے مراد وہ پانی ہے جو انسان غسل، وضو یا کسی پاک چیز کی دھلائی کے لیے استعمال کرتا ہے، اس پانی کا حکم یہ ہے کہ یہ خود پاک ہوتا ہے لیکن کسی اور چیز کو پاک کرنے کی صلاحیت اس میں نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ اس پانی کو وضو اور غسل کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔ البتہ ذراعت اور باغبانی وغیرہ کے لیے اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔"[7]۔

ماء نجس: اس سے مراد وہ پانی ہے جو ناپاک ہو، نہ وہ خود پاک ہو اور نہ ہی کسی اور چیز کو پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو ایسے پانی کو ماء نجس کہتے ہیں۔ اس پانی کی نجس ہونے کی مختلف اسباب ہو سکتے ہیں، اس کے ساتھ کوئی نجس چیز مل گئی ہو گی، یا کسی اور وجہ سے اس میں ناپاکی آئی ہو گی۔ ایسے پانی کو نہ ہی وضو اور غسل کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ایسے پانی سے کپڑے اور برتن دھوئے جا سکتے ہیں[8]۔

پانی اور استحالہ: پانی کے ساتھ نجاست مل جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے پھر اس کو مختلف مراحل سے گزارا جاتا ہے اور اس پانی سے گندے اور بدبودار اجزاء نکال دیئے جاتے ہیں۔ اس تبدیلی کو اصطلاح میں "استحالہ" کہتے ہیں۔

استحالہ کی تعریف: " تغير ماهية الشی تغیر لا یقبل الاعادة[9]" ۔ یعنی کسی شئ کی ماہیت کو اس طرح تبدیل کرنا کہ دوبارہ اس کا اعادہ ممکن نہ ہو۔

یعنی ماہت کی تبدیلی سے مراد یہ ہے کہ کسی شئ کی حقیقت اس طرح تبدیل کر دی جائے کہ اب دوبارہ اس کا اپنی اصل پر آنا ممکن ہو، جیسے کہ کوئی مردار جانور نمک کی کان میں گر جائے اور وہ نمک بن جائے تو گویا اس کی ماہیت ہی تبدیل ہو گئی۔

فلٹریشن کا مطلب اور طریقہ کار

پانی کی فلٹریشن کا مطلب یہ ہے کہ ناپاک پانی کو مختلف مراحل اور طریقوں سے اس طرح گزارا جائے کہ اس سے ناپاک اجزاء ختم ہو جائیں، آج کے جدید دور میں پانی کی فلٹریش کے مختلف طریقے ہیں۔

پانی کو صاف کرنے کے مروجہ طریقوں میں پانی کو صاف کرنے کے لیے پانی کو چار مراحل سے گزارا جاتا ہے۔

1. سب سے پہلے پانی کو ایک جگہ جمع کیا جاتا ہے، تاکہ پانی میں موجود گندگی نیچے بیٹھ جائے۔
2. دوسرے مرحلے میں اس جمع شدہ پانی سے قدرے صاف پانی کو نکال لیا جاتا ہے۔
3. تیسرے مرحلے میں اس پانی سے جراثیم اور بیکٹیریا کو ختم کیا جاتا ہے، اس کے لیے مختلف قسم کے کیمیکل استعمال کیا جاتا ہے۔
4. چوتھے مرحلے میں اس پانی کے اندر کلورین ملائی جاتی ہے تاکہ اس اس کے اندر ائندہ جراثیم پیدا نہ ہو سکیں۔[10]۔

[7]۔ سید سابق، فقه السنه (قاہرہ: دار القلم، 2006)، 24-23

[8]۔ سید سابق، فقه السنه، 29

[9]۔ محمد رواس قلعجی، معجم لغته الفقہاء (قاہرہ: دار القلم، 2015) ص 17

[10] جدید فقہی مباحث، احکام شرعیہ میں تبدیلئ حقیقت کے اثرات، ج 18 ص 47

مذکورہ پانی کا شرعی حکم

مذکورہ بالہ صورتوں پانی کو صاف کیا جاتا ہے مگر اس کی تطہیر اور پاک کرنے کا اہتمام نہیں رکھا جاتا ہے، فلٹر مشینوں اور دیگر آلات سے جو پانی صاف کیا جاتا ہے، اس سے پانی کی حقیقت اور ماہیت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی، اور نہ ہی اس عمل سے کوئی قابل اعتبار تبدیلی ہوتی ہے کہ جس کی بنیاد پر ہم یہ کہہ سکیں کہ ناپاک پانی کو فلٹر کرنے کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایسے پانی سے زمین سیراب کی جاسکتی ہے، باغبانی کی جاسکتی ہے، جانوروں کو پلایا جاسکتا ہے لیکن ایسے پانی سے وضو اور غسل نہیں کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس سے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے۔ فقہ اسلامی وادلتہ میں مذکور ہے:''والمتنجس عند أكثر الفقهاء لاينتفع به ولايستعمل فى طهارة ولا فى غيرها إلا فى نحو سقى بهيمة أو زرع أو فى حالة الضرورة كعطش'' ۔[11] (کتاب الطھارۃ، ۱/۲۷۹،ط: رشیدیۃ)

علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

''وهل يجوز الانتفاع بالغسالة(من النجاسة الحقيقية:ناقل)فيماسوى الشرب والتطهير من بل الطين وسقى الدواب ونحو ذلک ؟فان كان قد تغير طعمها اولونها اور يحها لايجوز الانتفاع لانه لماتغير دل ان النجس غالب فالتحق بالبول.وان لم يتغير شىء من ذلک يجوز لانه لمالم تتغير دل ان النجس لم يغلب على الطاهر والانتفاع بماليس بنجس العين مباح فى الجملة'' ۔[12]

کیا نجاست حقیقی سے آلودہ پانی پینے اور دھونے کے علاوہ جانورں کو پلایا جاسکتا ہے اور اس سے مٹی گوندھی اور گارا بنانا جائز ہے؟ اگر اس کا ذائقہ، رنگ یا بو بدل گئی ہو، پھر اس کا استعمال جائز نہیں، کیونکہ جب اس میں تبدیلی ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نجاست غالب ہے اس وجہ سے تبدیلی واقع ہوئی، اس صورت میں یہ پیشاب سے ملحق کی جائے گی، اور اگر اس سے کوئی چیز تبدیل نہ ہوئی ہو تو یہ جائز ہے کیونکہ اس میں تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے نجاست پاک پانی پر غالب نہیں، اور جو نجس العین نہ ہو، اس کا استعمال جائز ہے۔

''فان وقع النجس فى الماء فان كان جاريا فان كان النجس غيرمرئى كالبول والخمر ونحوهما لاينجس مالم يتغير لونهاوطعمها اوريحها .ويتوضاء منه من اى موضع كان من الجانب الذى وقع فيه النجس او من جانب آخر.........وان كانت النجاسة مرئية كالجيفة ونحوها فان كان جميع الماء يجرى على الجيفة لايجوز التوضوء من اسفل الجيفة لانه نجس بيقين. والنجس لايطهربالجريان ،وان كان اكثره يجرى على الجيفة فكذلک لان العبرة للغالب'' .[13] اگر نجاست جاری پانی میں گرجائے اور وہ نجاست غیر مرئی ہو جیسے پیشاب، شراب وغیرہ اس وقت تک وہ پانی نجس نہیں ہوگا جب تک اس کا رنگ، ذائقہ یا بو نہ بدل جائے اس سے وضو کیا جاسکتا ہے چاہیے نجاست کسی بھی طرف پڑی ہو۔

اگر نجاست مرئی ہو جیسے مردہ وغیرہ اگر سارا پانی میت پر بہہ رہا ہو تو وضو کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ یقینی طور پر نجس ہے۔ ناپاک چیز بہنے سے پاک نہیں ہوتی اور اگر اس کا اکثر حصہ میت پر بہہ جائے تو ایسا ہی ہے، کیونکہ اعتبار اکثر کا ہے۔

11۔وہبہ زحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، کتاب الطھارۃ،، (کوئٹہ، مکتبہ رشیدیۃ،)ج1، ص279۔

12۔ علاءالدین ابی بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (قاہرہ: دارالحدیث، 2012)، ج1، ص236

13۔ کاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ص432

اوپر ذکر کردہ مباحث سے معلوم ہوا کہ جب ایک دفعہ پانی کا نجس ہونا، کسی طریقے سے یقینی ثابت ہو جائے، تو یہ پاک وطہور نہیں ہوگا، خواہ وہ جاری پانی کی شکل اختیار کر جائے۔

مذکورہ پانی کی تطہیر کا طریقہ

ایسی صورت حال میں اس پانی کی تطہیر کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے، کہ اس کو جاری پانی سے ملایا جائے، تواس صورت میں دونوں پانی پاک ہو جائے گا۔ ”اناءان، ماء احدهما طاهر والآخر نجس ،فصبامن مكان عالی فاختلطا فی الهواء ثم نزلاطهر كله ولو اجرى ماء الانائين فی الارض صار بمنزلة ماء“ [14] دو برتنوں میں سے ایک کا پانی پاک ہو،اور دوسرے کا گندا،اگر وہ دونوں ایک دوسرے سے مل جائے،اوپر سے گرا کر،اور زمین پر گرنے کے بعد وہ پانی جاری کے حکم میں ہے۔

فلٹریشن اور قلب ماہیت:

فلٹریشن کیے ہوئے پانی سے متعلق ایک رائے یہ بھی ہے کہ اس میں قلب ماہیت ہو جاتی ہے لہذا یہ پاک ہے، کیونکہ ان کے نزدیک جب فلٹریشن ہو جائے تو گویا اس پانی میں موجود ناپاک اجزاء نکل گئے اور پانی مکمل صاف ہو گیا، لہذا اب اس کو ہم نجس نہیں کہہ سکتے۔امام محمد کی رائے بھی یہ ہے کہ جب نجس چیز میں نجاست متغیر ہو جاتی ہے اس کے اوصاف تبدیل ہو جاتے ہیں تو وہ نجاست باقی نہیں رہتی ہے۔

”وجه قول محمد أن النجاسة (المنتشرة في الأرض)لما استحالت و تبدلت أوصافها و معانيها خرجت عن كونها نجاسة لأنها اسم لذات موصوفة فتنعدم بانعدام الوصف و صارت كالخمر إذا تخللت“ .[15] امام محمد کے قول کی توجیہ یہ ہے کہ کہ زمین میں گری نجاست کے اوصاف بدلنے سے وہ نجاست کے حکم سے نکل جاتی ہے۔کیوں کہ نجاست کواس کے اندر صفت نجس پائے جانے کی وجہ سے نجاست کہا جاتا ہے۔یہ ایسا ہی جیسے خمر سرکہ بن جائے۔

مولانا اختر صاحب انقلاب ماہیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

”واضح رہے کہ کسی چیز کا معمولی تغیر یہاں زیر بحث نہیں ہے بلکہ ایسا غیر معمولی تغیر جس کے نتیجے میں کوئی چیز اپنا نام یا اپنے بنیادی عناصر کا زیادہ تر حصہ یا اپنے ذاتی اوصاف کا بیشتر حصہ کھودے اور اس کی جگہ دوسرا نام یا دوسرے اوصاف کا غلبہ ہو جائے تو انقلاب ماہیت کہلائے گی۔“[16]

لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ بات سمجھ آتی ہے کہ فلٹریشن میں اس طرح قلب ماہیت نہیں ہوتی، جس سے یہ کہا جائے کہ قلب ہوا ہے ، پانی اپنی فطری اوصاف اور طبعی خوبیوں پر برقرار رہتا ہے۔اور اس کے جوہر میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ جبکہ قلب ماہیت اس کا متقاضی ہے کہ اس میں جوہری تبدیلی واقع ہو۔وہ تبدیلی ایسی ہو کہ جس سے اس کا نام بدل جائے۔

---

[14]۔ابن عابدین شامی،باب المیاہ،ج1،ص189

[15]۔کاسانی،بدائع الصنائع،فصل بيان ما يقع به التطهير،ج1،ص85

[16]۔جدید فقہی مباحث،احکام شرعیہ میں تبدیلئ حقیقت کے اثرات،ج18،ص134

تو فلٹریشن کو قلب ماہیت کے تحت لانا مشکل ہے،اس میں تحلیل و تجزیہ ہوتا ہے،انقلاب اور قلب حقیقت نہیں ہوتا۔ پانی اپنی جس طبعی اور فطری خوبی اور بنیادی اوصاف اور نام کے ساتھ ہوتا ہے انہی پر باقی رہتا ہے۔ خود اس میں کوئی جوہری تبدیلی نہیں آتی۔ جبکہ قلب ماہیت میں چیز کی ذات کے اندر تبدیلی ہوتی ہے اور۔

بعض حضرات نہ نجس لعینہ اور لغیرہ میں فرق کیا ہے جیسا کہ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں: ''جو شے بعینہ نجس نہ ہو بلکہ متنجس ہو اس میں سے نجس اجزا کو نکال دیا جائے تو پاک ہونے کے لیے کافی ہے اور جو شے بعینہ نجس ہے اس کے بعض اجزا کو نکال دینا قلب ماہیت نہیں بلکہ وہ اب بھی ناپاک باقی رہیں گے [17]۔ لیکن یہاں اب بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ کیا پانی سے نجس اجزاء کو نکالنا ممکن ہے، ہماری معلومات کے مطابق اب بھی نجس اجزء کو نکالنا ممکن نہیں ہے اس لیے اس کو پاک نہیں کہہ سکتے''۔

فلٹریشن اور بخارات

بعض علماء کی رائے اس میں یہ بھی ہے کہ فلٹریشن سے صاف کیا ہوا پانی بخارات کی طرح ہے، جس طرح نجس پانی کی بخارات سے پاک پانی اگر حاصل کیا جائے تو وہ ناپاک نہیں رہتا ہے اسی طرح فلٹریشن کا پانی بھی پاک ہو جائے گا۔:''ومایصیب الثوب من بخارات النجاسة قيل ينجسه و قيل لا و هو الصحيح. و أماالنوشادر المستجمع من دخان النجاسة فهو طاهر'' [18]

لیکن یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ فلٹریشن ایک الگ عمل ہے اور بخارات سے پانی حاصل کرنا ایک الگ عمل ہے، دونوں کو ایک دوسرے پر قیاس نہیں کر سکتے۔ کیونکہ بخارات کے ذریعے سے جب پاک پانی لیا جاتا ہے تو اس میں قلب ماہیت مکمل طور پر پائی جاتی ہے جبکہ فلٹریشن میں قلب ماہیت نہیں ہوتی ہے بلکہ اس میں پانی میں تحلیل یا تنقیہ ہوتا ہے، اس لیے اس پانی میں طہیر مکمل نہیں پایا جاتا، س لیے اس پانی کو ہم پاک نہیں کہہ سکتے۔

تغیر اوصاف سے استدلال

بعض حضرات نے فلٹریشن کے پانی کو پاک کہا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ فلٹریشن کے بعد پانی کے اوصاف تبدیل ہو جاتے ہیں لہذا یہ پانی پاک ہو گا۔ مولانا مصطفی عبدالقدوس ندوی لکھتے ہیں: '' لہذا اگر گندہ پانی جاری ہو یا ماء کثیر ہو اس سے بذریعہ فلٹریشن یا کسی مشین سے گندگی کے عناصر اس طرح الگ کر دیے جائیں کہ اس میں نجاست نظر نہ آئے اور نہ ہی اوصاف ثلاثہ (رنگ، بو، مزہ) میں سے کوئی وصف باقی ہو تو پانی پاک ہو جائے گا اور اگر ماء قلیل ہے تو بغیر قلب ماہیت کے پانی پاک نہیں ہو گا [19] مولانا کا یہ استدلال اشکال سے خالی نہیں کیونکہ مذکورہ نتیجہ دو مقدمات پر مبنی ہے'' ۔

1. ماء جاری و کثیر کے نجس ہونے کا مدار اوصاف کے تغیر پر ہے۔
2. ایسے پانی کے نجس ہو جانے کے بعد طاہر ہونے کا مدار بھی اوصاف کے تغیر پر ہے۔

---

[17]۔ جدید فقہی مباحث، احکام شرعیہ میں تبدیلئ حقیقت کے اثرات، ج18، ص120

[18]۔ ابن عابدین شامی، باب الانجاس، ج1، ص325

[19]۔ اسلامک فقہ انڈیا، جدید فقہی مباحث، احکام شرعیہ میں تبدیلئ حقیقت کے اثرات، ج18، ص245

خلاصہ یہ ہے کہ ماء جاری کے بارے میں تو یہ تصریح مل گئی باقی رہاماء راکد تواس کے بارے میں یہ تصریح نہیں کہ وہ پہلے ایک دفعہ یقینی طور سے نجس ہو اور نجاست اس کے تمام اجزاء اور حصول میں سرایت کیے ہوئے ہو پھر اس کے اوصاف بدل جائیں یا بدل دیے جائیں تو وہ بھی طاہر ہو جائے گا۔ بلکہ فقہاء نے اس کی بجائے اس کے جاری کرنے کے طریقے تجویز کیے ہیں جن میں اس کو دوسرے پانی سے ملا کر بہانے کا طریقہ بتلایا ہے۔ایک تو ایسی تصریح نہیں ملی۔ دوسرے جب ماء کثیر یا جاری کے تھوڑی نجاست سے نجس نہ ہونے کی حقیقت پر غور کیا جائے تب بھی یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ فلٹر شدہ پانی کو پاک نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ جب ماء کثیر یا ماء جاری میں تھوڑی نجاست گرتی ہے تو اس وقت فقہاء یہ کہتے ہیں کہ اگر نجاست مرئی ہے تو اس سے قدرے دور سے پانی استعمال کرو۔اور اگر غیر مرئی ہے تو جہاں سے چاہیے کرلو۔اس اجازت کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ پانی کثیر ہے نجاست قلیل ہے۔ ظاہر ہے کہ نجاست کے اجزا پانی کے سارے اجزا سے نہیں ملے ہوں گے۔ہم پانی کے جن اجزاء کو استعمال کریں گے ان کے بارے میں نجاست سے تلوث کا یقین نہیں بلکہ جب پانی کے اجزا غالب ہیں تو ظن غالب یہ ہے کہ ہم پانی کے وہ اجزا استعمال کر رہے ہیں جو نجاست سے متلبس نہیں ہوئے۔(اور احکام میں الغالب کالمتیقن ہے) یہی وجہ ہے کہ جب نجاست غالب ہو جائے تو پھر ماء کثیر اور جاری ہونے کے باوجود اجازت نہیں ہوتی جیسا کہ ابھی شامی کا جزئیہ گذرا ہے۔ نیز بدائع میں ہے:

”و إن كانت النجاسة مرئية كالجيفة و نحوها فإن كان جميع الماء يجري علي الجيفة لايجوز التوضئ من أسفل الجيفة لأنه نجس بيقين و النجس لا يطهر بالجريان و إن كان أكثره يجري على الجيفة فكذلك لأن العبرة للغالب“.[20] اگر نجاست مرئی ہو جیسے مردار، اگر سارا پانی مردار پر بہتا تو اس مردار کی نچلی سطح سے وضو کرنا جائز نہیں، کیوں کہ وہ یقینی طور پر نجس ہے، اور نجاست بہنے سے پاک نہیں ہوتی، اگر پانی کا اکثر حصہ اس پر سے گزرتا ہو، تو اس کا حکم بھی یہی ہے، کیونکہ اعتبار غالب کا ہے۔

فلٹریشن اور زمینی انجذاب

بعض علماء نے فلٹریشن کے پانی کی پاکی پر دلیل یہ پیش کی ہے کہ جب قدرتی اور زمینی فلٹریشن یعنی اگر پانی زمین میں جذب ہو جائے پھر اس کو نکالا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے، تو جو مصنوعی فلٹریشن کا طریقہ ہے اس سے پانی کیوں صاف نہیں ہوتا۔اس کا جواب یہ ہے کہ زمین کا عمل ایک فطری عمل ہے، اس پر مصنوعی فلٹریشن کو قیاس کرنا ہی درست نہیں ہے۔

خلاصہ بحث

اب تک کی تفصیل کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی کہ نالوں وغیرہ کے فلٹر شدہ پانی کے بارے میں بنیادی طور پر دو آرا ہیں:

پہلی: یہ ہے کہ یہ پانی ناپاک ہے جس سے نہ طہارت حاصل ہو سکتی ہے اور نہ کھانے پینے میں استعمال ہو سکتا ہے، البتہ بدائع کے جزئیے کے مطابق پودوں کو دینے یا جانوروں کو پلانے کی گنجائش ہے۔

دوسری: رائے یہ ہے کہ یہ پانی پاک ہے۔ پھر اس دوسری رائے کے قائلین میں سے بعض حضرات صرف طہارت کے قائل ہیں، طہوریت کے نہیں کیونکہ یہ ماء مستعمل ہے۔اور بعض طہارت اور طہوریت دونوں کے قائل ہیں۔

---

[20]۔کاسانی، بدائع الصنائع، فصل بيان ما يقع به التطہير، ج1، ص132

اپنے موقف پر استدلال کے حوالے سے، عدم طہارت کے قائلین تو اصل سے متمسک ہیں کہ ایک دفعہ اس پانی کا نجس ہونا مسلم اور یقینی تھا اس کے بعد کوئی قابل اعتبار تطہیر کا سبب نہیں پایا گیا۔ لہذا وہ اصل پر باقی رہتے ہوئے نجس رہے گا، جبکہ طہارت کے قائلین نے درج ذیل مختلف طریقوں سے استدلال کیا ہے۔ قلب ماہیت پانی کی اصل فطرت طہارت ہے، لہذا قلب ماہیت نہ سہی تحلیل و تجزیہ کا طریقہ کارآمد ہے۔

1. بخارات بن کر اڑنے والے پانی پر قیاس
2. کنویں پر قیاس،
3. تغیر اوصاف پر مدار
4. زمینی انجذاب پر قیاس

ہمارے خیال میں ان وجوہات میں کوئی وجہ بھی اشکال سے خالی نہیں۔ اور اس مسئلے میں ایسا اضطرار اور مجبوری بھی نہیں کہ بعید احتمالات کا سہارا لیا جائے۔ نیز فطرت سلیمہ (بشرط علم) ایسے پانی کے استعمال سے ابا اور اس کے ساتھ استخباث کا مظاہرہ کرتی ہے۔ لہذا ایسے پانی کو انسانی ضروریات مثلاً کھانے پینے اور طہارت میں استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہاں ایسا پانی جانوروں کو پلانے، کھیتوں کو سیراب کرنے یا چھڑکاؤ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے علماء کی رائے بھی یہی ہے کہ اس عمل کو انقلاب ماہیت نہیں کہا جاسکتا اس لئے اس پانی سے طہارت حاصل نہیں کی جاسکتی البتہ باقی ضروریات کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔